ہفت وار رسالہ: 447
WEEKLY BOOKLET: 447

امیرِ اَہلِ سُنّت کا

بچپن

(قسط:1)

36 صفحات

پہلے اِسے پڑھئے

اللہ پاک نے انسان کو اشرفُ المخلوقات (یعنی مخلوقات میں سب سے بہتر) بنایا ہے، انسان کی زندگی مختلف اَدوار مثلاً بچپن، لڑکپن، جوانی، اَدھیڑ پن اور بُڑھاپے سے گزرتی ہے اور ہر منزل کا رنگ الگ الگ ہے۔ عموماً ہر انسان کو اپنے بچپن کا زمانہ نہایت سُہانا اور دلکش محسوس ہوتا ہے، انسان عمر کے کسی بھی حصے میں پہنچ جائے اس کا دل پیچھے مُڑ کر بچپن کی گلیوں کی جانب ضرور جانکلتا ہے کیونکہ وہ زمانہ ایسا تھا جس میں نہ حساب و کتاب تھا نہ دنیا کی اُلجھنیں، فکریں کم اور خوشیاں زیادہ تھیں۔ بچپن میں چھوٹی چھوٹی چیزیں بڑی بڑی خوشی کا سبب بن جاتی تھیں، کبھی کسی کھلونے پر دل مچلتا تھا تو کبھی کسی میٹھی چیز پر چہرہ کِھل اُٹھتا تھا۔ یہی سادگی اور بے فِکری بعد کے زمانے میں یاد بن کر دل کو کھینچتی ہے۔ بچپن کی یادیں صرف واقعات نہیں بلکہ زندگی کے حسین لمحات کا خزانہ ہوتی ہیں۔ مٹی میں کھیلنا، کسی معمولی سی چیز پر خوش ہو جانا اور کبھی کسی چھوٹی سی بات پر رو دینا، یہ سب باتیں بلکہ پورا بچپن بڑے ہو کر انسان کو یوں یاد آتا ہے جیسے وہ ایک ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کی طرح گزر گیا ہو۔ اسی لیے بچپن کی خوشگوار یادوں سے سکون ملتا ہے اور بچپن کی یادیں انسان کی شخصیت پر بھی اثر ڈالتی ہیں۔ انسان جب زندگی کے تجربات سے گزرتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ اصل سکون اور خوشی تو اُسی سادگی میں تھی جسے وہ بچپن میں معمولی سمجھتا تھا۔ بچپن ختم تو ہو جاتا ہے مگر دِل کی کتاب سے کبھی نہیں مِٹتا بلکہ اس کی یادیں وقت کے ساتھ ساتھ قیمتی محسوس ہونے لگتی ہیں، انسان اپنے بچوں کو بچپن کے واقعات سُنا کر سکھانے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ چھوٹے بچوں کی زندگی کے اِبتدائی سال بقیہ زندگی کے لیے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بچے جو کچھ بچپن میں سیکھتے ہیں وہ زندگی بھر ان کے دل و دماغ میں

www.dawateislami.net

راسخ (یعنی پکا/مضبوط) رہتا ہے، بچپن کی یادوں سے ایک سبق یہ بھی ملتا ہے کہ خوشی بڑی چیزوں میں نہیں بلکہ دل کے سکون اور سادہ لمحوں میں ہوتی ہے۔ جس شخص کا بچپن نیکی، خیر خواہیِ مُسلمین، پاکیزہ سوچ اور اچھے ماحول میں گزرا ہو، وہ اکثر اپنی گفتگو میں مثبت سوچ کا اظہار کرتا ہے اور وہ اپنے بچوں، شاگردوں اور محبت رکھنے والوں کو اِسی چیز کا درس دیتا ہے اور بعض لوگ اپنے بچپن کی محرومیوں کو یاد کر کے عَزْم کرتے ہیں کہ دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کریں گے، یوں بچپن کی یادیں انسان کے کردار کی تعمیر میں بھی حصہ ڈالتی ہیں۔

بانیِ دعوتِ اسلامی، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے بچپن اور لڑکپن کے حالات و واقعات تلاش کر کے یہ رسالہ تیار کیا گیا ہے، یقیناً یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ اس رسالے میں امیرِ اہلِ سنّت کا مکمل بچپن بیان ہو گیا ہے، امیرِ اہلِ سنّت سے محبت کرنے والوں کے لئے اِن واقعات سے حاصل ہونے والے درس بھی اس رسالے میں شامل کئے گئے ہیں۔ اُمّید ہے کہ یہ رسالہ والدین کے لیے بچّوں کے کردار و اخلاق کی بہترین تربیت میں مُعاوِن ثابت ہوگا۔ اللہ پاک امیرِ اہلِ سنّت کو درازیِ عمر بِالْخَیر عطا فرمائے، آپ کی اور آپ کے والدین اور پورے خاندان کی بے حساب مغفِرت فرمائے اور ہمیں آپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیکی کی دعوت عام کرنے اور اپنے بچوں کی قرآن و سنّت کے مطابق درست تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفِرت

ابو محمد طاہر عطاری مَدَنی عُفِیَ عنہ

20 شعبان شریف 1447، 7 فروری 2026

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

امیرِ اہلِ سنّت کا بچپن (قسط:1)

دعائے خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت: یااللہ پاک! جو کوئی 36 صفحات کا رسالہ **"امیرِ اہلِ سنّت کا بچپن"** پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بچپن شریف کے صدقے نیک نمازی اور سچا عاشقِ رسول بنا اور اُس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راضی ہو جا۔
اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

عاشقِ دُرود و سلام (واقعہ)

حضرتِ علّامہ عبدُالوہّاب شَعرانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "شیخ نُورُ الدین شَونی رحمۃُ اللہِ علیہ نے مجھے بتایا کہ مَیں بچپن میں "شَونی" (نامی شہر) میں جانور چَرایا کرتا تھا، مجھے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُود شریف پڑھنے سے اس قَدَر مَحبّت تھی کہ میں اپنا کھانا بچوں کو دے کر ان سے کہتا: یہ کھانا کھالو پھر ہم سب مل کر حُضُور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر **دُرُود شریف** پڑھیں گے۔ چُنانچہ ہم دن کا اکثر حصّہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر **دُرُودِ پاک** پڑھتے ہوئے گزار دیتے۔ (الطبقات الکبری للشعرانی، 2/233) اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

اے مدینے کے تاجدار سلام　　اے غریبوں کے غمگُسار سلام
تیری اِک اِک ادا پہ اے پیارے　　سو دُرودیں فِدا ہزار سلام

(ذوقِ نعت، ص170)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

والِد کی یاد نے رُلا دیا (واقعہ)

ایک بچے کے والِد اُس کی وِلادت کے کچھ ہی عرصے بعد فوت ہو گئے تھے۔ ایک دن جب وہ بچّہ گھر کے بَرآمدے کی طرف جارہا تھا تو اس کے دل میں خیال آیا: **"سب بچے اپنے والِد کے پاس جاتے ہیں، اُن سے لپٹتے ہیں، وہ اُنہیں گود میں لے کر پیار کرتے اور کھانے کی چیزیں، کھلونے وغیرہ دِلاتے ہیں۔ کاش! میرے بھی والِد (زندہ) ہوتے، میں بھی اُن سے لپٹتا اور وہ مجھے پیار کرتے"** اِس خیال کا دِل میں آنا تھا کہ بچے کا ننھا سا دِل بھر آیا اور وہ بِلک بِلک کر رونے لگا، روتے ہوئے چھوٹے بھائی کی آواز سُن کر بڑی بہن جلدی سے آئیں اور اپنے ننھے یتیم بھائی کو گود میں لے کر دِلاسا دے کر بہلانے لگیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ چھوٹا بچہ کوئی اور نہیں ہمارے پیارے امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ تھے چونکہ آپ کی وِلادت کے تقریباً ایک دو سال کے اندر ہی والِد محترم سفرِ حج پر منیٰ شریف میں لُو لگنے کے باعث شہید ہو گئے تھے، یوں آپ نے حالتِ یتیمی میں بچپن گزارا۔ اِس واقعے سے ایک سبق یہ حاصل ہوتا ہے کہ ہمیں چاہئے کہ اپنے اطراف میں موجود یتیم بچوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آئیں کیونکہ والِد یا والدہ جیسی عظیم نعمت کے دنیا سے رُخصت ہو جانے کے بعد اِن جیسا پیار دینے والا شاید دنیا میں کوئی نہیں ہوتا۔ بچپن، لڑکپن اور بِالخُصوص جوانی میں جب مرحوم والِد یا والدہ کی یاد آتی ہے تو آنکھیں نَم ہو جاتی ہیں۔ جن کے والدین فوت ہو گئے ہیں اِنہیں صبر و اجر سے نواز کر اللہ پاک اُن کے والدین کو جنّت الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مدنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب فرمائے اور جن کے والدین حیات (یعنی زندہ) ہیں اُنہیں اپنی اولاد کی خیر سے خوشیاں دیکھنا نصیب

www.dawateislami.net

فرمائے، اولاد کو دنیا و آخرت میں اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور بے حساب بخشش کا ذریعہ بنائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بچپن میں والدِ محترم اور جوانی میں پہلے گھر کا سربراہ اور اہم ترین سہارا بڑا بھائی اور پھر ایک ڈیڑھ سال ہی میں امیرِ اہلِ سنّت کی والدۂ محترمہ بھی فوت ہو گئیں تو آپ کے دِل پر غم کا پہاڑ ٹوٹ گیا اور آپ نے بارگاہِ رسالت میں بڑے دَرد بھرے انداز سے اشعار کی صورت میں کچھ اِس طرح فریاد کی:

گھٹائیں غم کی چھائیں دِل پریشاں یارسولَ اللہ — تمہیں ہو مجھ دُکھی کے دُکھ کا دَرماں یارسولَ اللہ
میں ننھا تھا، چلا والد، جوانی میں گیا بھائی — بہاریں بھی نہ دیکھیں تھیں چلی ماں یارسولَ اللہ
بَجُز تُو نیست مُونِس نیست ہمدَم رَحمتِ عالَم — نظر کُن جانبِ مَا بدنَصیباں یارسولَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ہر بال کے بدلے ایک نیکی

جس بچے یا بچی کا باپ فوت ہو جائے اُس کو یتیم کہتے ہیں۔ جب بچہ بالغ یا بچی بالغہ ہو گئی (لڑکا 12 اور 15 سال کے درمیان بالغ اور لڑکی 9 اور 15 سال کے درمیان بالغہ ہوتی ہے) تو اَب یتیم کے اَحکام ختم ہو گئے۔ ہو سکے تو کسی یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیریئے کہ ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ہر بال کے بدلے ایک ایک نیکی مِلے گی۔ (مسند امام احمد، 8/272، حدیث:22215)

اُمّت کے غمخوار آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: لڑکا یتیم ہو تو اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے میں آگے کی طرف لے آئے اور بچّے کا باپ ہو (یعنی بچہ یتیم نہ ہو) تو ہاتھ پھیرنے میں گردن کی طرف لے جائے۔ (معجم اوسط، 1/351، حدیث:1279)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یتیم پر ایک لمحے کی شفقت اور چند تسلّی بھرے بول اس کے دل کے زخموں پر وہ مَرہَم رکھ سکتے ہیں جو دنیا کی بڑی سے بڑی دولت نہ رکھ سکے۔

www.dawateislami.net

یتیم کے ساتھ محبت، شفقت اور رحم دِلی نہ صرف ایک اَخلاقی ذِمّہ داری ہے بلکہ اللہ پاک کی رِضا کی نیت ہو تو بہت بڑی نیکی بھی ہے۔

وِلادتِ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری بڑی بہن نے مجھے بتایا کہ 26 رمضان شریف عصر کے بعد (یعنی 27 رمضانُ الکریم شب قدر کے پُر کیف لمحات آنے سے کچھ دیر پہلے) مصطفےٰ مسجد کے قریب بمبئی بازار کھارادر، کراچی پاکستان میں میری ولادت ہوئی۔ امیرِ اہلِ سنّت کی عمر جب چھ ماہ کی ہوئی تو آپ کے والدین اولڈ سٹی ایریا میں بادامی مسجد کے قریب گوٗگلی میں شِفٹ ہوگئے۔ خوش قسمتی سے گھر سے مسجد کا فاصلہ اتنا تھا کہ گھر کے مین دروازے سے مسجد شریف کی زیارت ہو جاتی تھی۔ بس یہی وہ گھر اور گلیاں تھیں جہاں امیرِ اہلِ سنّت کا بچپن، لڑکپن اور تقریباً جوانی گزری۔ بَرِّصغیر (پاک وہند) کی تقسیم سے پہلے کے وقت سے بنا یہ گھر کنسٹرکشن کے اعتبار سے اِن دنوں بھی کافی مضبوط تھا۔ راقمُ الحروف (ابو محمد طاہر عطاری عُفِیَ عَنہ) کا چند سال پہلے مدنی چینل کی ٹیم کے ساتھ اِس گھر کی ریکارڈنگ کے لئے جانا ہوا تو امیرِ اہلِ سنّت کا رہائشی، سیکنڈ فلور مکمل طور پر خستہ ہو چکا تھا، اس پر جانے کا کوئی راستہ نہیں تھا بلکہ صِرف اُس کے چاروں طرف دیواریں باقی تھیں، فَرسٹ فلور کے اوپر کی چھت بھی اس وقت باقی نہ تھی، البتّہ ایک اسلامی بھائی نے فَرسٹ فلور تک جانے کے لئے ہمارے لئے کچھ راستہ بنایا تو یہ دیکھ کر میں اور وہاں موجود ڈائریکٹر اسلامی بھائی حیران رہ گئے کہ اِن خستہ دیواروں کے اندر لکڑی کے سُتون پیوستہ (یعنی جُڑے) تھے جو اس بلڈنگ کی کنسٹرکشن میں استعمال ہوئے تھے۔ ہو سکتا ہے اِس عمارت کو بنے ہوئے سو سال ہوگئے ہوں مگر موجودہ تعمیر ہونے والی عمارات سے یہ عمارت

www.dawateislami.net

اب بھی زیادہ ہی مضبوط تھی۔ اَب بننے والی کئی عمارتوں (Buildings) کے میٹریل وغیرہ میں وقت کے ساتھ ساتھ ملاوٹ اور کوتاہی کی صورتحال کی وجہ سے وقتاً فوقتاً خبریں سننے کو ملتی ہیں کہ چند ماہ یا دو چار سال پہلے بنی عمارت گِر گئی۔ اللہ پاک بِلڈرز، کنسٹرکشن ذِمّہ داران اور مِستری مزدور سمیت سب کو نیک ہدایت عطا فرمائے کہ وہ کسی بھی انسان کی جان کے ساتھ کبھی نہ کھیلیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

گوٗگلی (میٹھادر، کراچی) والے گھر کی یادیں

امیرِ اہلِ سنّت کے گوٗگلی والے گھر کی آپ کی حیات سے کئی یادگاریں وابستہ ہیں۔ یہ دو منزلہ عمارت (یعنی بلڈنگ، گراؤنڈ پلس ٹو) ہے۔ سب سے پہلی یادگار یہ ہے کہ یہی وہ گھر ہے جہاں آپ کے والدِ محترم نے اپنی فیملی کے ساتھ کچھ عرصہ گزارا اور پھر یہیں سے سفرِ حج کے لئے روانہ ہوئے۔ یوں امیرِ اہلِ سنّت کے والدِ محترم کی نسبت سے یہ ایک اہم یادگار ہے۔ اِسی گھر میں امیرِ اہلِ سنّت کے بڑے بھائی عبدُ الغنی مرحوم کی شادی ہوئی تو وہ اپنی فیملی کے ساتھ ایک کمرے میں رہتے اور دوسرے کمرے میں امیرِ اہلِ سنّت اپنی والدۂ محترمہ اور بہنوں کے ساتھ مقیم تھے۔ بڑے بھائی کے انتقال کے بعد والدہ غم میں گُھلتی رہیں اور اُنہوں نے بھی اِسی گھر میں وفات پائی جس کا مکمل واقعہ **"فیضانِ اُمِّ عطار"** رسالے میں پڑھا جاسکتا ہے، مزید آگے بڑھیں تو امیرِ اہلِ سنّت کی شادی خانہ آبادی بھی اِسی گھر میں ہوئی اور امیرِ اہلِ سنّت کا ولیمہ اپنے پڑوسی مرحوم حاجی ہارون کے گھر میں گراؤنڈ فلور پر نہایت سادگی کے ساتھ ہوا تھا۔

www.dawateislami.net

امیرِ اہلِ سنّت کی سب سے پہلی مسجد

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے کرم سے میں نے گولیمار کی میٹھادَر، اولڈ سٹی ایریا، کراچی کے جس محلے میں ہوش سنبھالا وہاں کی مسجد غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے چاہنے والوں کی تھی۔ اُس مسجد کا نام **"بادامی مسجد"** ہے۔ اُس وقت مسجد شریف کی جگہ کم تھی مگر اَب بڑی عالیشان عمارت کی صورت میں ہے۔ یہ علاقے کی بڑی بارونق مسجد تھی، اِس مسجد میں گیارہویں شریف میں گیارہ، بارہویں شریف میں بارہ اور رَجب شریف میں خواجۂ خواجگاں حضرتِ مُعینُ الدین چشتی اَجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ کی یاد میں چھ بیانات ہوتے، آخر میں صلوٰۃ وسلام اور نیاز میں بسکٹ، کیک اور مٹھائی کی چھوٹی چھوٹی بوندیاں تقسیم ہوتی تھیں۔ اگر کوئی بڑی محفل ہوتی تو مَلائی کھاجے (ایک مخصوص قسم کی مٹھائی) وغیرہ بٹتے۔ بچپن سے ہی اس مسجد سے نعتوں اور "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُولَ اللہ" کی آوازیں کانوں میں رَس گھولتی رہیں۔ اِس مسجد میں 12 ربیع الاول شریف کو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مُوئے مبارک کی زیارت لائن لگا کر کروائی جاتی تھی، آپ نے بھی بارہا اس تقریبِ پُرسعید میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ مسجد میں رمضانُ الکریم کے آخری دِنوں میں اَلوَداع پڑھی جاتی اور بڑی راتوں مثلاً جشنِ ولادت وغیرہ میں لائٹنگ کی جاتی تھی۔ امیرِ اہلِ سنّت کی والدۂ مَرحومہ آپ کو فجر کی نماز کے لیے اُٹھا کر بھائی کے ساتھ مسجد بھیجا کرتیں۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! یوں بچپن ہی سے نہ صرف مسجد کا راستہ دیکھنے کو ملا بلکہ "یارسولَ اللہ" کی صدائیں، "یا غوثِ اعظم" کے نعرے سننے اور جشنِ ولادت کی دھومیں دیکھنے کے ساتھ ساتھ اَلوَداعِ ماہِ رمضان پڑھنے، سننے کا موقع بھی حاصل ہوا۔

www.dawateislami.net

امیرِ اہلِ سنّت کا مدنی مشورہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بچہ سادہ لَوح (یعنی سادہ تختی کی مانند) ہوتا ہے، سادہ تختی پر جو لکھا جائے وہ نقش ہو جاتا ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: "حِفْظُ الْغُلَامِ كَالنَّقْشِ فِي الْحَجَرِ" ترجمہ: چھوٹے بچے کا یاد کرنا پتّھر پر لکیر کی طرح ہے۔ (الفقیہ والمتفقہ، 2/180، رقم:820ملتقطاً) کیونکہ چھوٹے بچے کی قُوتِ اِدْراک (یعنی میموری، یادداشت اور سمجھنے کی طاقت) مضبوط ہونے کی وجہ سے وہ جو بھی یاد کرتا ہے اس کے ذہن میں اس طرح محفوظ ہو جاتا ہے جیسے پتھر پر نشان محفوظ ہو جاتا ہے۔ (فیض القدیر، 3/515، تحت الحدیث:3733) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! بچپن میں امیرِ اہلِ سنّت کے ذہن میں نعت و دُرُود والا ماحول ایسا رَچا بسا کہ اَب تک نَجانے کتنوں کو مدنی رنگ چڑھا دیا ہے۔ ایک مسلمان کے لئے محلے کی مسجد کی بڑی اہمیت ہے، پانچوں نمازوں ورنہ کم از کم نمازِ جمعہ اور عیدین وغیرہ میں اپنی قریبی مسجد میں آنا جانا ہوتا ہی ہے اور اِنسان کی مذہبی سوچ میں گھر کی قریبی مسجد کا بڑا کردار (Role) ہوتا ہے۔ محلے کی مسجد میں عاشقانِ رَسول کی اِنتظامیہ ہو یا امام عاشقِ رَسول ہو تو وہ عشقِ رَسول کے جام بھر بھر کر تقسیم کرے گا اور اگر مُعاملہ اِس کے اُلٹ ہوا تو اَثر بھی اُلٹا ہی پڑے گا اور عقائد میں خرابی ہو سکتی ہے جو کہ جہنّم کے گہرے گڑھے میں گرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ اللہ پاک اس سے پہلے اِیمان و عافیت کے ساتھ مدینے میں شہادت عطا فرمائے۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے بارہا مدنی مذاکروں وغیرہ میں عاشقانِ رسول کو یہ قیمتی مدنی پھول عطا فرمایا ہے کہ جب بھی گھر بدلنے یا نیا لینے کی صورت ہو تو سب سے پہلے یہ دیکھئے کہ اُس گھر کی قریبی مسجد کے لوگ کس طرح کے ہیں، اگر وہ مسجد عاشقانِ رسول اور حضور غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے چاہنے والوں کی ہو گی تو اِن شاءَ اللہ آپ اور آپ کے بچوں میں

www.dawateislami.net

عشقِ رسول اور محبتِ اولیا کی شمع روشن رہے گی ورنہ خدانخواستہ اگر معاملہ اس کے برعکس ہوا تو نتیجہ بڑا بھیانک ہو سکتا ہے، عقلمند کے لئے اشارہ کافی ہے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 5/21)

امیرِ اہلِ سنّت کا اسکول

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر کے قریب کھارادر کے علاقے میں ایک مشہور اسکول **"مدرسہ اسلامیہ نمبر2"** سے حاصل کی۔ یہ اسکول گجراتی میڈیم تھا اور آپ نے دنیاوی تعلیم آٹھویں کلاس (یعنی مِڈل) تک حاصل کی۔ آپ کے اسکول میں ایک استاد کے ہاتھ میں عموماً ڈنڈا ہوتا تھا۔ اُن کا معمول تھا کہ وقتاً فوقتاً اسکول میں چکّر (یعنی راؤنڈ) لگاتے اور زور سے ڈنڈا دیوار پر مارتے جس کی دہشت ناک آواز سُن کر بچے کانپ اُٹھتے، اِس رُعب و دَبدَبے کے سبب کسی بچے کے لیے دیر سے آنا یا چھٹی کرنا تقریباً ناممکن تھا اگرچہ وہ استاد اکثر ڈنڈا استعمال نہیں کرتے تھے مگر اس کی موجودگی اور خوف ہی کافی تھا۔(سلسلہ امیرِ اہلِ سنت کی کہانی، قسط:8۔ سلسلہ دلوں کی راحت، قسط:5)

مار نہیں پیار

ایسے ہی اسکول لائف میں ایک اور استاد سے آپ کا واسطہ پڑا اُن کا بھی بڑا رُعب تھا، وہ کلاس میں آتے اور کسی کو دیکھ کر مسکراتے، اگر جواباً شاگرد بھی مسکراتا تو وہ اُس کی پٹائی لگا دیتے۔ اللہ پاک اُنہیں مُعاف کرے، کیونکہ اُستاد بھی شاگرد کو ناحق نہیں مار سکتا۔ اے کاش! اُنہوں نے جس بچے کو بھی ظلماً مارا ہو اُس سے مُعافی مانگ لی ہو۔ شاید ایسے ناسمجھ استادوں ہی کی وجہ سے حکومت نے اسکول میں ڈنڈا رکھنے پر پابندی لگا کر یہ نعرہ بُلند کیا ہے کہ **"مار نہیں پیار"**۔ یہ حقیقت ہے بچّہ مار سے اس قدر نہیں سمجھتا جس قدر پیار سے سمجھ لیتا ہے۔ اللہ پاک سب کو عقلِ سلیم (یعنی سمجھنے والی عقل) عطا فرمائے۔

www.dawateislami.net

امیرِ اہلِ سنّت اور سالانہ امتحانات کی تیاری

اللہ پاک نے امیرِ اہلِ سنّت کو بچپن ہی سے باکمال حافِظہ عطا فرمایا ہے، آپ خود فرماتے ہیں: امتحانات (یعنی پیپرز) کے دِنوں میں مَیں جب اسکول میں بچوں کو بہت زیادہ پڑھتے ہوئے دیکھتا تو حیران ہوتا کیونکہ میں امتحانات کی تیاری نہیں کرتا تھا اور اس کے باوجود میں پوزیشن لیتا تھا۔

بچپن میں خوفِ خدا کا واقعہ

ایک مرتبہ امیرِ اہلِ سنّت کے بچپن میں کسی معمولی بات پر آپ کی بڑی بہن نے ناراض ہو کر کہہ دیا: ”اللہ پاک تم کو مارے گا!“ اِس جملے کا سُننا تھا کہ آپ خوفِ خدا سے ڈر گئے اگرچہ اُس وقت عمر بہت کم تھی اس کے باوُجود آپ اپنی بہن سے بار بار کہنے لگے: بولیں! اللہ پاک نہیں مارے گا۔۔۔ بولیں! اللہ پاک نہیں مارے گا۔۔۔ بولیں! اللہ پاک مجھے نہیں مارے گا۔۔۔! حتّٰی کہ اپنی بہن سے یہ کہلوا کر ہی دَم لیا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے جس بندے سے دین کا کام لینا ہوتا ہے بسا اوقات بچپن ہی سے اُس میں عام بچوں کی بَہ نِسبت کچھ الگ خصوصیات ہوتی ہیں، یہ اللہ پاک کی خاص عنایت ہے۔ کئی بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کے بچپن کے واقعات میں خوفِ خدا کی مثالیں موجود ہیں، ابھی واقعے میں آپ نے پڑھا کہ ایک جملے نے امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی ننھی سی عمر میں خوفِ خدا کا یہ پہلو نمایاں کیا کہ آپ اپنی بہن سے اُس جملے سے رُجوع کروا کر ہی رہے۔ بچپن کی عادات عمر بھر انسان کے اعمال، اخلاق اور سوچ پر چھائی رہتی ہیں۔ یقیناً جو بچہ کم سِنی میں اللہ پاک کا خوف دِل میں بسائے گا، جوانی میں بھی یہ خوف اُس کے ساتھ ساتھ ہو گا اور اُس کی رہنمائی کرتا رہے گا جس کی وجہ سے وہ ہر غلطی

www.dawateislami.net

سے بچنے کی کوشش کرے گا، اَلحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی احسانہٖ! دُنیا نے دیکھا کہ وہ کم سِن بچہ اَہم دینی مذہبی اور روحانی پیشوا کی حیثیت سے عالَم (یعنی دنیا) میں ظاہر ہوا اور دنیا نے اُنہیں **"امیرِ اہلِ سنّت"** کہہ کر پُکارا۔ اللہ پاک ہمیں بھی اپنا خوف نصیب کرے، بارگاہِ الٰہی میں امیرِ اہلِ سنّت عرض کرتے ہیں:

الٰہی! واسطہ پیارے کا میری مَغْفِرت فرما
عذابِ نار سے مجھ کو خدایا خوف آتا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ یادگارِ اَسلاف ہیں یعنی آپ کو اور آپ کے کردار کو دیکھ کر پہلے کے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ امیرِ اہلِ سنّت کے بچپن کے خوفِ خدا کا واقعہ پڑھنے کے بعد مزید پڑھئے کہ صدیوں پہلے کے عظیم تابعی بزرگ حضرتِ ثابت بن اسلم بُنانی رحمۃُ اللہِ علیہ جو بَصرہ شریف کے بڑے باوقار اور بہت بڑے مُحدِّثین (یعنی علمائے حدیث) میں سے تھے، آپ پر خوفِ الٰہی کا کس قدر غَلبہ رہتا تھا کہ جب بھی آپ کے سامنے **"جہنّم"** کا تذکرہ کیا جاتا تو ایسے بے قرار ہو جاتے کہ تڑپنے لگتے اور بدن پر لَرزہ طاری ہو جاتا۔ (اولیائے رجال الحدیث، ص82) اللہ ربُّ العزّت کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

خوفِ خدا کسے کہتے ہیں؟

خوفِ خدا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک کی بے نیازی، اس کی ناراضی، اس کی گرفت اور اس کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں کا سوچ کر انسان کا دل گھبراہٹ میں مبتلا ہو جائے۔ (احیاء العلوم، 4/190)

اے کاش! امیرِ اہلِ سنّت کی یہ دُعا ہمارے حق میں بھی قبول ہو جائے۔

تِرے خوف سے تیرے ڈَر سے ہمیشہ میں تھَر تھَر رہوں کانپتا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص105)

www.dawateislami.net

امیرِ اہلِ سنّت کی بچپن میں جیب خرچی

امیرِ اہلِ سنّت ارشاد فرماتے ہیں: میں جب چھوٹا تھا تو میری والدہ مجھے جیب خرچ (Pocket Money) کے لئے **"ایک پیسا"** دیتی تھیں۔ اُس وقت ایک روپے میں **"سولہ آنے"** ہوتے تھے اور ایک آنے میں چار پیسے (یعنی پہلے ایک روپے میں چونسٹھ پیسے ہوتے تھے لیکن اب ایک روپے میں سو پیسے ہوتے ہیں۔) اور اگر آپ کو والدہ سے پہلے کسی اور عزیز رشتے دار سے ایک پیسا مِل جاتا تو آپ خوشی خوشی اپنی امی جان سے کہتے: ماں! اَب مجھے پیسا نہیں دینا کیونکہ مجھے مل گیا ہے۔

اِس واقعے کو بھولاپَن کہئے یا کَم سِنی کی عمر سے ہی مال و دولت کی کثرت سے دوری کی عادت، ورنہ آج کل کے بچے والدین سے جیب خرچ بڑھانے کا تقاضا کر کے گھر کے اَخراجات میں مزید اضافے اور بعض اوقات والدین کے لئے پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔ تمام ننّھے مُنّے بچوں سے عرض ہے کہ وہ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے بچپن کے واقعے سے یہ سیکھیں کہ والدین جو دیں، جتنا دیں ہمیں ہنسی خوشی لے لینا چاہئے اور زیادہ جیب خرچ، چیزوں یا کھلونوں وغیرہ کا مطالبہ بھی نہیں کرنا چاہئے۔ اچھے بچے اپنے امی ابو کو پریشان نہیں کرتے بلکہ اُن کی ہر بات مان کر اُن کا دِل خوش کر کے اُن کے دِل کی دُعائیں لیتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہو گا کئی جگہوں پر لکھا ہوتا ہے کہ "ماں کی دُعا جنّت کی ہوا" جب ہمارے والدین ہم سے خوش ہو کر ہمارے لئے دعائیں کریں گے تو اللہ پاک کی رحمت سے جنّت کی کبھی نہ ختم ہونے والی نعمتیں حاصل ہوں گی۔ اِن شاءَ اللہُ الکریم

مُطیع اپنے ماں باپ کا کر میں اُنکا ہر اِک حکم لاؤں بَجا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص101)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بچوں کو یہ بات ضرور بتائیے!

امیرِ اہلِ سنّت کی والدہ مرحومہ بچپن ہی سے آپ کو ڈراتی تھیں کہ دیکھو بیٹا! اگر کوئی سونے کا ڈھیر بھی دِکھائے تب بھی اُس کے پاس نہیں جانا، کہیں وہ اُٹھا کر نہ لے جائے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اخبارات میں روزانہ خبریں آتی ہیں کہ فُلاں گینگ بچوں کو اِغوا (Kidnap) کر کے لے گیا۔ ایسے خطرناک مُجرم بچوں کو اِغوا کرنے کے بہانے اِنہیں کھانے پینے کی چیزیں جیسے ٹافی، چاکلیٹ، بسکٹ یا رقم دِکھا کر قریب بُلاتے ہیں اور پھر کچھ سُنگھا کر، بے ہوش کر کے اِغوا کر لیتے ہیں، اللہ پاک اِن جَرائم پیشہ لوگوں کو ہدایت دے۔ والدین کو چاہئے کہ وہ بِالخُصُوص اپنے کم عمر بچوں کو اکیلے کہیں نہ جانے دیں خدانخواستہ بچہ کھو گیا تو ساری زندگی روتے گزرے گی۔

پیارے بچو! کھانے پینے کی چیز ہو یا کوئی خوبصورت کھلونا یا موبائل وغیرہ پر کارٹونز دِکھا کر کوئی اجنبی شخص قریب بُلانے کی کوشش کرے تو فوراً اپنے امی ابو کے پاس چلے جائیں، اگر کوئی زبردستی پکڑنے کی کوشش کرے تو شور مچا کر لوگوں کو اپنی طرف مُتوجّہ کریں تاکہ اغوا کرنے والا بھاگ جائے۔ اپنی اور بچوں کی حفاظت کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کے عطا کردہ دو روحانی علاج پیش کئے جاتے ہیں:

اِغوا ہونے سے حفاظت کے 2 وظائف

﴿1﴾ "یَاحَافِظُ یَاحَفِیْظُ" 11 بار روزانہ پڑھ کر بچّوں پر دَم کر دیا کریں اِن شاءَ اللہ اغوا ہونے سے حفاظت رہے گی۔

﴿2﴾ جب وضو کریں تو ہر عُضو دُھوتے ہوئے "یَاقَادِرُ" کم از کم ایک بار پڑھ لیا کریں۔

www.dawateislami.net

اِن شاءَ اللہ اغوا ہونے سے حفاظت رہے گی۔(مدنی مذاکرہ، 17دسمبر 2016، 18 ربیع الاول 1438ہجری)

مِرے بال بچوں پہ سارے قبیلے
پہ رَحمت ہو تیری سدا یاالٰہی
(وسائلِ بخشش، ص106)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلِ سنّت کے کھلونے

ایک سوال کے جواب میں امیرِ اہلِ سنّت نے اپنے بچپن کے کھیل اور کھلونوں کے بارے میں بتاتے ہوئے فرمایا: آج کل جس طرح بعض والدین اپنے بچوں کے لئے کھلونوں کے ڈھیر لگا دیتے ہیں، میرے ہاں ایسی ترکیب نہ تھی البتّہ اُس وقت ایک آنے کی ربڑ کی چھوٹی سی گیند ملتی تھی جو جلدی پھٹ جاتی تھی، اس طرح کے کھلونوں سے کچھ نہ کچھ کھیلنے کی ترکیب رہی۔

امیرِ اہلِ سنّت کی سائیکل ٹوٹ گئی

بچپن میں امیرِ اہلِ سنّت کے پاس ایک تین پہیوں والی سائیکل تھی، ایک بار آپ اِسے چلا رہے تھے کہ پیچھے سے ایک شرارتی لڑکے نے دَھکّا دیا تو آپ سائیکل سمیت راہ چلتے ایک بڑی عمر کے آدمی سے ٹکرا گئے جن کی کمر جُھکی ہوئی تھی، اُنہوں نے غصے میں آکر سائیکل اُٹھا کر زمین پر دے ماری جس سے اس کی سیٹ ٹوٹ کر الگ ہو گئی، اگرچہ سائیکل لگنے سے اُنہیں تکلیف ہوئی ہو گی لیکن اُن بڑے صاحب کو اس طرح نہیں کرنا چاہئے تھا کیونکہ نابالغ کے مال کو کسی طرح بھی نقصان نہیں پہنچایا جاسکتا اور یہاں تو معاملہ ہی کچھ اور تھا کہ اُن کو قصداً سائیکل نہیں ماری گئی تھی بلکہ یہ کسی کی شَرارت تھی۔ اللہ پاک انہیں معاف کرے۔

www.dawateislami.net

اَب 2026 میں اُن بزرگ جن کو سائیکل لگی تھی اُن کا زندہ ہونا تقریباً ناممکن ہے کیونکہ وہ اس وقت 60 یا 70 سال کے ہوں گے۔

امیرِ اہلِ سنّت نے جب یہ واقعہ بیان کیا تو فرمایا: میں نے بالغ ہونے کے بعد انہیں معاف کر دیا تھا۔

نابالغ کی اشیا کا حکم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات یاد رکھنا بہت ضروری ہے کہ نابالغ کی شے کو نقصان نہیں پہنچا سکتے، اگر کسی نے نابالغ کی چیز کو نقصان پہنچایا تو اس کا تاوان ادا کرنا ہو گا کیونکہ نابالغ معاف بھی نہیں کر سکتا اگرچہ وہ زبان سے کہہ بھی دے مگر جس نے نقصان کیا ہو، اُسے رقم ادا کرنی ہو گی یا ویسی چیز دلانی ہو گی ورنہ آخرت میں حساب دینا پڑے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

وہ شرارتی بچہ کون تھا؟

جس شرارتی بچّے کے سبب امیرِ اہلِ سنّت کی سائیکل ٹوٹی، وہ آپ کے پڑوس میں رہنے والا، آپ سے عمر میں دو تین سال بڑا بچہ تھا۔ چند سال قبل شاید 2015 میں وہ امیرِ اہلِ سنّت کی خدمت میں حاضر ہوئے، راقمُ الحروف (یعنی ابو محمد طاہر عطاری عفی عنہ) بھی اس موقع پر موجود تھا۔ سفید داڑھی والے وہ بزرگ (امیرِ اہلِ سنّت کے دوست) بڑے ہنس مُکھ اور خوش مزاج تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت سے ملاقات کے دوران بچپن کی باتیں ہوئیں تو اُنہوں نے اِنکشاف کیا کہ آپ کی سائیکل کو پیچھے سے دھکّا میں نے دیا تھا، جس پر امیرِ اہلِ سنّت نے اُنہیں نیکی کی دعوت دیتے ہوئے سمجھایا۔

www.dawateislami.net

بچپن کا آنکھوں دیکھا حال

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے محلے میں رہنے والے ایک اسلامی بھائی جو آپ کو بچپن سے جانتے ہیں، اُنہوں نے حَلْفاً بتایا کہ امیرِ اہلِ سنّت بچپن سے ہی نہایت سادہ طبیعت کے مالک ہیں، اگر بچپن میں آپ کو کوئی ڈانٹتا یا مارتا تو آپ بدلہ لینے کے بجائے خاموش رہتے اور صبر کرتے، میں نے آپ کو بچپن میں کبھی کسی کو بُرا بھلا کہتے یا جھگڑتے نہیں دیکھا۔

”عطّار“ کے 4 حُرُوف کی نسبت سے امیرِ اہلِ سنّت کے بچپن کی 4 یادیں

﴿1﴾ امیرِ اہلِ سنّت بچپن میں اپنی والدہ سے کہتے: ماں! دیکھیں مَیں کتنی بڑی چھلانگ لگا لیتا ہوں، والدہ کو فوت ہوئے اب کم و بیش 50 سال ہو گئے لیکن بچپن کے یہ جملے اور اس پر والدہ کی حوصلہ افزائی کا انداز اَب تک یاد ہے۔

﴿2﴾ بچپن میں ہم یہ جُملہ سنتے تھے کہ **”لڑائی لڑائی مُعاف کرو اپنا دِل صاف کرو“** اور افسوس! اب ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ یہ سننے میں آتا ہے: **”ہم شریف کے ساتھ شریف اور بدمعاش کے ساتھ بدمعاش ہیں“**، مَعاذَ اللہ۔ (مدنی مذاکرہ: 15 شعبان شریف 1440 ہجری، 20 اپریل 2019)

﴿3﴾ ہمارے بچپن کے دور میں اگر کسی کو پیاس لگی ہوتی، وہ کسی سے پانی پلانے کا کہتا اور سامنے والا پانی نہ پلاتا تو لوگ کہتے: **”یزید“** ہے کہ پیاسے کو پانی نہیں پلاتا۔ یقیناً ایسا نہیں کہنا چاہئے کہ یہ گالی ہی ہے جو دِل آزاری کا سبب ہے۔ (مدنی مذاکرہ: 20 جمادی الاولیٰ 1440 ہجری، 26 جنوری 2019) البتّہ اپنے مسلمان بھائی کو پانی پلانے کے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پِلائے اللہ پاک اُسے رَحِیْقِ مَخْتُوْم (یعنی جنّت کی صاف ستھری خالص شراب جس پر مہر لگی ہوئی ہو گی) پِلائے گا۔

(ترمذی، 4/204، حدیث: 2457)

www.dawateislami.net

﴿4﴾ امیرِ اہلِ سنّت فرماتے ہیں: میں نے بچپن میں چند ایسے پرچے دیکھے، جن کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ ان کی 30 فوٹو کاپیاں کروا کر بانٹو۔ فُلاں فُلاں نے بانٹا تو اس کو اتنا اتنا فائدہ ہوگیا اور فُلاں نے اس کو غلط کہا تو اس کا بچہ مرگیا۔ "فتاویٰ رضویہ" میں اِس سے مِلتے جُلتے پرچے کا ذکر ہے اور اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس کا رَد فرمایا ہے کہ ایسا کچھ نہیں ہوتا۔ (فتاویٰ رضویہ، 404/23۔ مدنی مذاکرہ، 28 ربیع الاول 1442 ہجری، 14 نومبر 2020) اِس پرچے کی تازہ صورت اب معاشرے میں کچھ اس طرح بھی چل رہی ہے کہ بعض لوگ سوشل میڈیا پر کسی پوسٹ کو وائرل کرنے پر فوائد بتاتے اور شیئر نہ کرنے پر نقصانات کی دھمکیاں دے رہے ہوتے ہیں، ایسوں کو سچی توبہ کرکے اِس کام سے باز آنا چاہئے کہ اس طرح تشویش اور غلط فہمی پھیلتی ہے۔ بخاری شریف کی حدیثِ پاک میں ہے، مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا" ترجمہ: خوشخبری سناؤ نفرت نہ دِلاؤ۔ (بخاری، 1/42، حدیث:69)

اللہ پاک ہمیں حقیقی معنیٰ میں اس حدیثِ پاک پر عمل کرنے والا بنائے۔

چھوڑ دے سارے غَلَط رَسم و رَواج سنّتوں پر چلنے کا کر عَہد آج

(وسائلِ بخشش، ص715)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اہلِ بیتِ اَطہار رضی اللہُ عنہم کی محبت میری گُھٹّی میں ہے (واقعہ)

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے لڑکپن میں کراچی (پاکستان) میں ایک بار سخت وَبا پھیلی، اِس موقع پر آپ اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ (جن میں پاکستان کے شہر کراچی کے مشہور نعت خواں "الحاج صدّیق اسمٰعیل صاحب" بھی ہوتے تھے) گلیوں وغیرہ میں اہلِ بیتِ اَطہار رضی اللہُ عنہم کی شان و عظمت کے وسیلے سے ایک عربی شعر پڑھتے جسے دیگر بچے دُہراتے۔۔۔

لِیْ خَمْسَۃٌ اُطْفِیْ بِھَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَۃ اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاھُمَا وَالْفَاطِمَۃ

www.dawateislami.net

یعنی میرے لئے پانچ (ہستیاں) ہیں اُن کے ذریعے توڑ کر رکھ دینے والی وَبا کی گرمی بجھاتا ہوں اور وہ پانچ (ہستیاں) یہ ہیں: ﴿1﴾ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مدنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ﴿2﴾ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرتِ علیُّ المرتضٰی رضی اللہُ عنہ ﴿3،4﴾ اِن کے دونوں شہزادے امام حسن و امامِ حسین رضی اللہُ عنہما ﴿5﴾ اور حضرتِ بی بی خاتونِ جنّت سیّدہ طیّبہ زاہِدہ عابِدہ فاطمۃُ الزَّہرا رضی اللہُ عنہا۔

بادامی مسجد سے پورے علاقے میں چوراہوں، گلیوں وغیرہ میں بیماری سے نَجات حاصل کرنے کی نیت سے اذانیں دیتے اور یہ دُعائیہ شعر پڑھتے ہوئے چکّر لگاتے تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ اِرشاد فرماتے ہیں: اِس میں بچوں کو اتنا شوق ہوتا کہ بہت سارے بچے جمع ہو جاتے اور گلیوں میں یہ پڑھتے ہوئے جاتے تھے۔ اللہ پاک اور اُس کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور آپ کی آلِ پاک کا ذکرِ خیر ہوتا تھا، جس کی برکت سے اچھا ماحول بن جاتا تھا۔

صدقہ بابا جان کا فرما دُعا مجھ کو ملے ہر برس حج و زیارت کی سعادت فاطمہ
اے شہیدِ کربلا کی پیاری پیاری والدہ! کر دُعا پاؤں مدینے میں شہادت فاطمہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نَواسۂ رسول، امامِ عالی مَقام امامِ حسین رضی اللہُ عنہ سے محبت

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: اَلحمدُ لِلّٰہ! اہلِ بیتِ اَطہار کی محبت ہماری گُھٹّی میں ہے۔ نواسۂ رسول، شہزادۂ بتول، جگر گوشۂ شیرِ خدا، سیّد الشُّہدا، امامِ عالی مقام امامِ حسین رضی اللہُ عنہ سے مجھے اس وقت سے محبت و اُلفت ہے جب مجھے اپنی ننھی سی عمر میں آپ کا نام مبارک لینا بھی نہ آتا تھا لیکن مجھے یہ معلومات تھیں کہ آپ بڑی شان و عظمت والے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ: 25 رمضان 1429 ہجری)

www.dawateislami.net

ساداتِ کرام کے اَدب واحترام کی مثال

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلِ سنّت ساداتِ کرام کا بڑا ادب واحترام کرتے ہیں، آپ انہیں سرکار، شہزادے، شہزادۂ عالی وقار اور باپوئے آبرودار جیسے مُعزّز اَلقابات سے پُکارتے ہیں۔ آپ ساداتِ کرام کی موجودگی میں اونچی جگہ یا مَسند پر بیٹھنا ناگوار محسوس کرتے ہیں بلکہ کئی بار اُنہیں اپنے ساتھ کرسی پر بٹھاتے ہیں۔ ساداتِ کرام کی طرف پاؤں پھیلانے کو خلافِ ادب سمجھتے ہیں۔ جب ساداتِ کرام سے ملتے ہیں تو ان کے ہاتھ چوم لیتے ہیں، بارہا آپ نے ننھے مُنّے سید شہزادوں (یعنی بچوں) کے پاؤں کے تلوے اپنے سر پر رکھ لئے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی ادا کو ادا کرتے ہوئے کسی چیز کی تقسیم یا عیدی کے موقع پر ساداتِ کرام کو عام لوگوں کی نسبت "ڈبل" (یعنی دُگنا) عطا فرماتے ہیں، کئی بار ساداتِ کرام کو کوئی تحفہ پیش کرتے وقت اِس قدر نیاز مندانہ انداز اختیار کرتے ہیں کہ جیسے آپ دے نہیں بلکہ اُن سے لے رہے ہوں۔ ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں 25 لاکھ روپے پیش کئے گئے تو آپ نے وہ تمام رقم چند ساداتِ کرام کو نَذرانۃً پیش کر دی۔ آپ اپنے مدنی مذاکروں اور مدنی مشوروں وغیرہ میں بارہا مالداروں، ڈاکٹروں اور دکانداروں کو ترغیب دلاتے ہیں کہ وہ آلِ رسول (یعنی ساداتِ کرام) کا علاج مفت یا کم قیمت پر کریں اور انہیں دیگر اشیا مفت یا کم قیمت پر دے دیں۔ امیرِ اہلِ سنّت ہر سال ساداتِ کرام کو قربانی کے جانور تحفۃً پیش کرتے ہیں۔ آپ نے دعوتِ اسلامی کے کئی مدنی مَراکِز "**فیضانِ مدینہ**" وغیرہ کا سنگِ بنیاد اپنے ہاتھوں سے رکھنے کی بجائے چند کم عمر ساداتِ کرام شہزادوں سے رکھوایا۔ اُمّت کی خیر خواہی کے جذبے کے پیشِ نظر روزانہ دعا وغیرہ کے پیغامات کی ریکارڈنگ ہوتی ہے، جس کا آغاز کسی سید صاحب سے کرنے کی کوشش فرماتے ہیں۔ آپ نے اپنی وصیّت میں لکھا ہے

www.dawateislami.net

کہ مجھے قبر میں اُتارنے کے لیے ساداتِ کرام کو فَوقِیَت دی جائے۔ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: اگر آخرت میں بے خوف ہونا چاہتے ہیں تو سیدوں سے ڈرا کریں (یعنی ان کی بے ادبی سے بچیں)۔ مزید تفصیلات کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ ''امیرِ اہلِ سنّت اور تعظیمِ سادات'' پڑھئے۔

آلِ اَطہار کے مَیں گیت ہمیشہ گاؤں　　خوش رہے مجھ سے تیری آل مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

یہ وقت بھی گزر جائے گا

دعوتِ اسلامی کے سو فیصد دینی اور اسلامی ''مدنی چینل'' کے مشہور پروگرام ''مَدَنی مذاکرہ'' میں دنیا بھر سے عاشقانِ رسول سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر ویڈیوز، آڈیوز کے ذریعے امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ سے مختلف موضوعات پر سوالات کرتے ہیں اور آپ اُن کے حکمت بھرے جوابات عطا فرماتے ہیں، چند بار مدنی مذاکروں میں امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے اپنے بچپن اور لڑکپن کے مشکل حالات کا بیان کیا ہے جنہیں سُن کر یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ آپ نے کس طرح کَس مَپُرسی کے حالات میں صبر و تحمل کا مُظاہَرہ کیا۔ آپ فرماتے ہیں: ''مشکل وقت نکل ہی جاتا ہے، میں نے بچپن میں بہت آزمائشیں اُٹھائیں، ہمارے گھر میں پنکھا نہیں تھا اور دیواریں کچی ہونے کے باعث کھٹملوں کے کاٹنے کی آزمائش الگ تھی۔ ہم بہن بھائی باری باری ایک دوسرے کو پنکھا جھلتے تاکہ گرمی کی شدّت سے بچت ہو۔ گھر میں گیس کی لائن نہیں تھی، میں باہر سے کاغذ، گتّے وغیرہ چولہا جلانے کے لئے لاتا تھا اور پانی کی لائن بھی نہیں تھی، میں پانی بھر کر لاتا تھا، ہاتھ سے چلانے والے نلکے (Hand pump) سے بھی پانی بھرتے تھے۔ کبھی کبھی میں ایک روپے سیر بھینس کا خالص دودھ گھر لاتا تھا جو واقعی اس وقت خالص ہوتا تھا اور پھر اس پر دودھ کی جھاگ بھی ڈالتے تھے جس پر مناسب

www.dawateislami.net

ملائی بھی جمتی تھی، ہم غریب لوگ تھے، روزانہ دودھ نہیں پی سکتے تھے، میں ماں سے دودھ کا کہتا تو آپ بولتیں: ہاں ہاں آپ کے لئے بھینس باندھ لیں؟ مطلب یہ کہ ہم روزانہ دودھ کیسے پئیں؟ میری والدہ ریٹھا نامی بوٹی (جو دواؤں میں بھی استعمال ہوتی ہے) اِسے گرم پانی میں بھگو کر رکھتیں تو اس سے خوشبو دار جھاگ بنتا تھا۔ اس میں ناریل کا چھلکا ڈال کر بچوں کو نہلایا جاتا تھا۔ میں گندم کا ڈبہ اُٹھا کر چکّی سے پِسوا کر آٹا لاتا، یونہی مرچیں پِسواتا، گھر کا سودا سلف (یعنی سامان) لاتا۔ کھجور کا گُڑ کھاتے تھے۔ بچپن میں گھر میں مرغی کے سَر، گردن اور پنجے (چھلوا کر) لاتا، جس دن گھر میں یہ پکتے اس دن ہماری عید ہوتی تھی۔ غربت کا یہ عالَم تھا کہ گھر کے پانچ افراد کے لئے ایک انڈہ تلا جاتا مگر اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شُکر ہے کہ ہمیں کبھی فاقہ نہیں پہنچا اور نہ ہی کبھی سوال کرنے کی نوبت آئی، میں نے بہت چھوٹی عمر میں کَسبِ حلال کے لئے کوششیں شروع کر دی تھیں۔ دوسرے بچوں کی طرح میرا بچپن کھیل کود میں نہیں گزرا۔ میری والدۂ مرحومہ ایک بار کسی کو یہ بتاتے ہوئے رو پڑی تھیں کہ ”میرا بابُو بچپن میں کھیلا نہیں، اس نے کھیلنے کے دن بھی کام کاج میں گزار دیئے ہیں۔“

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلِ سنّت اپنے والدین کے سب سے چھوٹے بیٹے ہیں اور عام طور پر گھر میں پیار سے بچے کو کسی نام سے پُکار لیا جاتا ہے اگر اُس نام میں شرعاً کوئی حَرَج نہ ہو تو اس نام سے پُکارنا جائز ہے، جیسا کہ امیرِ اہلِ سنّت کو آپ کی والدہ پیار سے ”بابُو“ کہہ کر پکارتی تھیں۔ آج چھوٹے چھوٹے بچوں کی سالگرہ میں بڑے پروگرامز منعقد کئے جاتے ہیں، ہال بُک کروا کر رشتے داروں اور دوستوں وغیرہ کو بُلا کر بچے کی سالگرہ منائی جاتی ہے لیکن آپ کے بچپن میں کبھی گھر میں سالگرہ منائی گئی ہو ایسا نہیں ہوا۔ اللہ پاک نے آپ کو وہ دینی مقام و مرتبہ عطا فرمایا کہ لاکھوں عاشقانِ رسول

آپ سے محبت کرتے اور آپ کے مُرید ہیں۔ گزشتہ چند سالوں سے 26 رمضانُ الکریم کو آپ کی ولادت کی خوشی منائی جاتی ہے، یہ تقریب کسی ہال یا بینکوئٹ میں نہیں بلکہ اللہ پاک کے گھر دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کی مسجد میں ہوتی ہے اور اس میں نہ کیک کٹتے ہیں نہ کوئی غیر شرعی معاملہ ہوتا ہے بلکہ تحفے میں کئی اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں (آپ کے مدنی بیٹے اور بیٹیاں) آپ کو ختمِ قرآن، درود و سلام اور دیگر عبادات کا ثواب ایصال کرتے ہیں۔ اس خوشی کے موقع پر مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حاجی محمد عمران عطاری مُدَّ ظِلُّہُ العَالی عاشقانِ امیرِ اہلِ سنّت کے دِلوں میں محبتِ امیرِ اہلِ سنّت بڑھانے کے لئے اپنے عظیم مُحسِن (یعنی احسان کرنے والے، امیرِ اہلِ سنّت) کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سنّتوں بھرا بیان کرکے نیکی کی دعوت عام کرتے ہیں۔

والدہ کی اطاعت کا جذبہ

گوگلی والے گھر کے پیچھے ایک بڑا سا روڈ ہے جبکہ اُس کی دوسری طرف ککری گراؤنڈ ہے، اس روڈ پر ہیوی ٹریفک وغیرہ کے سبب چند بار حادثات ہوئے ہیں، اِس خوف کی وجہ سے مادرِ شفقت (یعنی ماں محبت کے سبب) امیرِ اہلِ سنّت کو اُس گراؤنڈ میں کھیلنے کے لئے جانے سے منع فرماتی تھیں اور آپ اپنی والدۂ مرحومہ کی بات مانتے اور وہاں نہ جاتے تھے آپ کے وہی پڑوسی جن کا پیچھے ذکر ہوا اُنہوں نے مجھے (یعنی محمد طاہر عطاری عُفِیَ عنہ کو) بتایا کہ میں اُس وقت امیرِ اہلِ سنّت کو کہتا کہ چلو! گراؤنڈ میں کھیلنے چلتے ہیں مگر آپ فرماتے: ”ماں نے منع کیا ہے“ میں کہتا: ابھی ماں نہیں دیکھ رہی؟ اگر پوچھے تو جھوٹ بول دینا تو آپ جواب دیتے: مَیں کیوں جھوٹ بولوں؟ اللہ دیکھ رہا ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ”جھوٹ بولنے کا مشورہ دینا بھی گناہ ہے“، چونکہ اُس وقت

www.dawateislami.net

امیرِ اہلِ سنّت اور آپ کے پڑوسی دونوں نابالغ تھے اِس لئے شرعاً گناہ نہیں البتّہ اپنے بچوں کو محلے کے ایسے لڑکوں سے جو جھوٹ بولتے بلکہ جھوٹ بولنے اور ماں باپ کی نافرمانی کرنے کا مشورہ دیتے ہیں اِن سے بالکل دور رکھنا چاہئے۔ اِس طرح کے بچوں کی صحبت میں اُٹھنے بیٹھنے اور کھیلنے کے لئے جانے والا بچّہ بھی اسی رنگ میں رنگ سکتا ہے، یہ اللہ پاک کی خاص رحمت تھی کہ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کو بچپن ہی سے سچ اور خوفِ خدا کی نعمت حاصل تھی۔ تمام والدین سے اِلتجا ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا بچّہ گالی گلوچ، زبان درازی اور دیگر طرح طرح کی بُرائیوں سے محفوظ رہے تو اِس کے لئے سب سے پہلے اپنے بچوں کو گلی محلے کے بچوں کے ساتھ کھیلنے سے روکئے اگرچہ ہر بچّہ بُرا نہیں لیکن نَجانے کون ایسا ہو اور آپ کے بچّے کے ساتھ دوستی پکّی ہو جائے اور پھر جب آپ اپنے بچّے میں بُری عادات و حَرکات دیکھیں تو پانی سَر سے گزر جائے۔ اپنے بچوں کو کِڈز زمدنی چینل دکھایئے! غلام رسول، کنیز فاطمہ، حمزہ، سعد اور سعدیہ وغیرہ اینیمیٹڈ (Animated) کارٹون سمیت بچوں کے دیگر پروگرامز دکھایئے، اِن شاءَ اللہ اچھی تربیت کا سامان ہو گا اور آپ کے بچّے سُنّتیں اور دعائیں یاد کریں گے اور پیارے بچّو! آپ نے دیکھا کہ ہمارے پیارے پیارے امیرِ اہلِ سنّت بچپن میں اپنی امی جان کی کیسی فرمانبرداری کرتے تھے۔ آپ بھی اِسی طرح اپنے امّی ابو کی بات مانیں اور اپنی اسلامی، دینی مصروفیت رکھیں، اگر آپ پیاری سی گُڑیا ہیں تو اپنی امی کے ساتھ اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں تشریف لے جائیں اور اگر آپ پیارے سے شہزادے ہیں تو اپنے ابو کے ساتھ اپنے شہر میں ہونے والے جمعرات اجتماع میں تشریف لے جائیں۔ اگر والدین کسی وجہ سے وہاں نہ لے جائیں تو بھی ان سے ناراض نہ ہوں اور بار بار جانے کی ضد بھی نہ کریں، جس معاملے میں آپ کے لئے بہتری ہو گی آپ کے والدین وہی کریں گے۔ اِن شاءَ اللہ

www.dawateislami.net

پیارے بچو! امیرِ اہلِ سنّت کی چند نصیحتیں پڑھئے اور ان پر عمل کیجئے۔

ننّھے مُنّے پیارے بچو! شاد رہو تم سارے بچو!
امّی ابُّو کی آنکھوں کے جگ مگ جگ مگ تارے بچو!
خوش امّی ابو کو رکھو ہوں گے وارے نیارے بچو!
سچے بچے اچھے بچے جھوٹ نہ بولو پیارے بچو!
پانچ نمازیں روز پڑھو، ربّ ہوگا راضی پیارے بچو!
غوث و رضا کے ہم ہیں خادم وہ ہیں ہمارے پیارے بچو!
امّی جو بھی دے وہ کھا لو ضد نہ کرو اے پیارے بچو!
مولا حاجی تم کو بنائے طیبہ دیکھو پیارے بچو!
ذِکر کرو اور نعت پڑھو تم خوب اے میرے پیارے بچو!

(وسائلِ فردوس، ص47،48)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مسجد سے محبت

امیرِ اَہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں نے شروع ہی سے مسجد کا راستہ دیکھا، مجھے مسجد میں آنے جانے کا شوق تھا، میں جس وقت سے مسجد میں حاضر ہوتا جب چھوٹے بچے نماز میں ایک دوسرے کو دھکّے دیتے اور بچوں کی پوری صف گِرا دیتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے کبھی اس طرح نہیں کیا البتّہ میں صف میں نماز پڑھتے ہوئے گِرا ضرور ہوں لیکن میں نے کسی کو دھکا دیا نہ کبھی گِرایا۔ بچوں کی ٹیمیں بنا کر نماز کے لئے جگاتا اور مسجد میں نماز کے لئے جاتا تھا۔

مجھے مسجدوں سے دے اُلفت الٰہی! کروں خوب تیری عبادت الٰہی!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

دوڑ مسجد تک؟

افسوس! آج کل بعض لوگ بات بات پر عُلَمائے کِرام کے بارے میں توہین آمیز جملے بول دیا کرتے ہیں بلکہ بعض دین سے بیزار لوگ عوام میں ”مُلّا کی دوڑ مسجد تک“ کا نعرہ لگا کر علمائے کرام یا مذہبی افراد کی توہین کرتے ہیں اگرچہ اِس مُحاورے سے ”محدود سوچ“ کے معنیٰ لئے جاتے ہیں لیکن یہ نعرہ دینِ اسلام اور علمائے کرام سے دُور کرنے کی سوچ کی بھیانک شکل ہے، حدیثِ پاک میں علمائے کرام کو ”انبیائے کرام کا وارِث“ فرمایا گیا ہے۔(ابن ماجہ، 1/146، حدیث:223) جب ایسے الفاظ بطورِ طَنْز استعمال ہوتے ہیں تو عوام کے دل میں اہلِ علم کا احترام اور مَقام و مرتبہ کم ہو سکتا ہے۔ قرآنِ کریم میں کسی مسلمان کو حقیر سمجھنے یا اس کا مذاق اڑانے سے منع فرمایا گیا ہے اور شریعت میں یہ سخت ناپسندیدہ کام ہے۔ قرآنِ پاک میں ”سورۃُ الحُجُرات“ میں اس کا واضح بیان ہے۔ جب عام مسلمان کے بارے میں یہ حکم ہے تو عُلمائے کرام اور دیگر مذہبی اَفراد سے دور کرنے کا وَبال کتنا زیادہ ہو گا اور اگر دور کرنے کا مقصد یہ ہو کہ کہیں لوگ اِن کی صُحبت کی برکت سے دین کی باتیں سیکھ کر اپنی دنیا و آخرت بہتر نہ بنالیں تو یقیناً ایسا شخص مسلمانوں کا دوست نہیں ہو سکتا اور یہ شیطانی سوچ ہے۔ ہمیں اس طرح کہنے والوں کے سائے سے بھی بچنا چاہئے، اگر شریعت کے اعتبار سے اس مُحاورے کا بغور جائزہ لیا جائے تو حدیثِ پاک میں زمین میں سب سے بہترین جگہ اللہ پاک کے گھر (یعنی مساجد) کو ارشاد فرمایا گیا ہے اور اللہ پاک کے ہاں سب سے پسندیدہ گھر مساجد ہیں، یہ کتنی پیاری بات ہے کہ کوئی شخص گناہوں کے اڈّوں، شراب خانوں، سینما گھروں اور کَلبز وغیرہ کی طرف جانے کی بجائے کائنات کے افضل اور بابرکت مَقام مسجد میں جاتا ہے بلکہ حدیثِ پاک میں ایسے شخص کے بارے میں بڑی خوشخبری ہے جیسا کہ صحابیِ رسول حضرتِ سیدنا

www.dawateislami.net

ابو سَعید خُدْرِی رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو مسجد کی خبر گیری (یعنی دیکھ بھال) کرتے دیکھو (ایک روایت میں ہے: مسجدوں کا عادی دیکھو) تو اس کے ایمان کی گواہی دے دو، بے شک اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (پ10، التوبہ:18) ترجمۂ کنز العرفان: اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔

(ترمذی، 4/281، حدیث:2626۔ ابن ماجہ، 1/439، حدیث:802)

سفرِ معراج کی سہانی رات پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو عرش کے نور میں چھپا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بتایا گیا: ”یہ وہ شخص ہے کہ دنیا میں اس کی زبان ذِکرِ الٰہی سے تَر رہتی تھی، اس کا دِل مسجدوں میں لگا رہتا تھا اور یہ کبھی اپنے والدین کو بُرا کہے جانے یا اُن کی بے عزتی کئے جانے کا سبب نہیں بنا۔

(موسوعۃ امام ابن ابی دنیا، 2/414، حدیث:95)

اللہ کرے دِل میں اُتر جائے مِری بات!

مسجد میں بیٹھنا بھی عبادت ہے بھائیو! کترانا مسجدوں سے ہلاکت ہے بھائیو!

عالِمِ دین کی توہین

اگر مَعاذَ اللہ! اس نعرے سے کسی عالِمِ دین کی توہین کرنا مقصود ہے تو بندہ اپنے ایمان کی خیر منائے، میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ﴿1﴾ اگر عالِمِ دین کو اِس لئے بُرا کہتا ہے کہ وہ ”عالم“ ہے جب تو صاف کافِر ہے اور ﴿2﴾ اگر بوجہِ عِلم اُس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دُنیوی دشمنی کے باعِث بُرا کہتا ہے، گالی دیتا ہے اور تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسِق فاجِر ہے اور ﴿3﴾ اگر بِلاوجہ بُغض رکھتا ہے تو دل کا مریض اور ناپاک باطِن والا ہے اور

www.dawateislami.net

اس خواہ مَخواہ بُغض رکھنے والے کے کُفر کا اندیشہ ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 21/129 ملخصاً مع التسہیل)

کروں عالموں کی کبھی بھی نہ توہین بنا دے مجھے باادب یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص112)

قرآنِ کریم کا ادب اور نمازِ تراویح

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: ہم قرآنِ کریم میں خوب صورتی کے لئے مور کے چھوٹے چھوٹے پَر (جن میں خون نہ ہو) رکھا کرتے تھے جیسا کہ اب بھی رکھنے کا رَواج ہے۔ رمضانُ الکریم میں تراویح کے بعد بُلند آواز سے ایک شخص کہتا "اَلصَّلٰوۃُ بَرِ محمد" یعنی محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود، جس پر سب لوگ درودِ پاک پڑھتے۔

(مدنی مذاکرہ، 12 رمضان المبارک، 1446 ہجری، 13 مارچ 2025)

درودِ پاک پڑھنے پڑھانے کے نِرالے انداز

اللہ پاک نے اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرودِ پاک پڑھنے کے بارے میں قرآنِ کریم پارہ 22، سورۂ احزاب، آیت نمبر 56 میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اِس مبارک عبادت کی بارگاہِ الٰہی میں کیسی مقبولیت ہے کہ دنیا میں بسنے والے مختلف زبانوں کے لوگ اپنے اپنے انداز میں نہ صرف یہ عبادت بجالاتے ہیں بلکہ اِس کے پڑھنے پڑھانے کے نئے نئے طریقے رائج کرتے ہیں جیسا کہ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں درس و بیان وغیرہ میں "صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب" پڑھنے کا

www.dawateislami.net

ذہن دیا ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرود پڑھئے۔

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے بچپن کے واقعے میں تراویح کی دو رکعت پوری ہونے پر جو لفظ بُلند آواز سے کہے جاتے تھے "اَلصّلٰوۃ بَرِ مُحَمَّد" یہ نیکی کی دعوت پر مشتمل فارسی زبان کا جملہ ہے، گویا نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درودِ پاک پڑھنے پڑھانے کا خوبصورت انداز ہے جس کا مطلب ہے: محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود پڑھئے، جس کے جواب میں عاشقانِ رسول اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درودِ پاک پڑھتے۔ اَب بھی پنجاب وغیرہ کے کئی علاقوں میں یہ الفاظ رائج ہیں۔

الحمدُ لِلّٰہ! مدینۂ پاک میں بعض مقامات پر "صَلِّ عَلَی النَّبِی یعنی نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرود پڑھئے" لکھا ہوا دیکھا گیا ہے۔ ایسے ہی کہیں: "لَا تَنْسَ الصَّلَاۃَ عَلَی النَّبِیِّ" یعنی نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درودِ پاک پڑھنا نہ بھولیے! بھی لکھا ہوتا ہے۔ عاشقوں کے اپنے اَنداز ہیں، درودوسلام عاشقانِ رسول کی روحانی غذا ہے، خوش نصیب اِسے چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے پڑھتے اور اس کی برکتیں حاصل کرتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں بھی صبح و شام دُرودو سلام پڑھتے رہنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

بیکار گفتگو سے مری جان چھوٹ جائے ہر وقت کاش! لَب پہ دُرُود و سلام ہو
یوں مجھ کو موت آئے تمہارے دِیار میں چوکھٹ پہ سَر ہو لَب پہ دُرُود و سلام ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلِ سنّت کی زندگی کی سب سے پہلی نعت

ایک بار 12 ربیع الاوّل شریف کو گھر کے قریب بادامی مسجد (بمبئی بازار کراچی) میں نعت خوانی ہو رہی تھی، امیرِ اہلِ سنّت کے دِل میں بھی نعت شریف پڑھنے کا شوق اُبھرا،

www.dawateislami.net

اس وقت آپ کی عمر تقریباً دس سال ہو گی، آپ نعت پڑھنے والوں کی لائن میں لگ گئے، جیسے ہی نعت خواں نعت پڑھ گئے آپ نے آگے بڑھ کر مائیک ہاتھ میں لیا اور کھڑے ہو کر گجراتی میں نعتوں کی ایک کتاب سے امامِ اہلِ سنّت، امامِ عشق و محبّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی لکھی ہوئی نعت

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے　　مِرا دِل بھی چمکا دے چمکانے والے

پڑھنے لگے، جیسے ہی نعت کا دوسرا شعر:

بَرستا نہیں دیکھ کر اَبرِ رحمت　　بَدوں پر بھی بَرسا دے بَرسانے والے

پڑھا، بڑی عمر کے ایک شخص نے داد دیتے ہوئے پیار محبت سے مائیک لے کر دوسرے نعت خواں کی طرف بڑھا دیا۔

امیرِ اَہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کا اِتنی کم عمری سے دین کی طرف رُجحان تھا جس پر یقیناً گھر کے ماحول کا بھی گہرا اثر تھا، یوں اللہ پاک کی رحمت اور اُس کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نظرِ عنایت سے خوب حصہ ملا۔ آپ نے اپنی زندگی میں مائیک پر سب سے پہلے نعت کا جو شعر پڑھا اس کا دوسرا مصرعہ: ”میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے“ تھا، لگتا ہے بارگاہِ رسالت میں یہ فریاد ایسی مقبول ہوئی کہ آپ کے مبارک دِل کو وہ چمک اور نورانیت عطا ہوئی جس نے لاکھوں زَنگ آلود دِلوں کے مَیل کو دور کر کے مَدَنی چمک سے چمکا دیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بچپن میں چندے کی احتیاط کا دردناک واقعہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے کرم سے امیرِ اہلِ سنّت میں بچپن ہی سے قائدانہ صَلاحیتیں (Leadership Skills) تھیں، چنانچہ آپ نے لڑکپن میں اپنے ہم

www.dawateislami.net

عمر بچوں کے ساتھ مِل کر نیاز کے لئے چندہ کیا، ایک لڑکا جو بڑا بدتمیز تھا وہ آپ کے پاس آیا اور اس چندے کی رقم کو کسی خلافِ شرع کام میں خرچ کرنے کا کہنے لگا، امیرِ اہلِ سنّت کو اُس وقت بھی علم تھا کہ یہ جس کام کا کہہ رہا ہے وہ کام کرنا جائز نہیں ہے لہٰذا آپ نے چندے کو اس طرح خرچ کرنے سے منع کیا جس پر اُس بے باک نے منہ پر مُکّا مارا، آپ کے دانت ٹوٹ گئے اور منہ سے خون نکلنا شروع ہو گیا لیکن آپ نے کچھ بھی جوابی کاروائی نہ کی اور روتے ہوئے اپنی والدہ کے پاس گھر آ گئے۔ ماں نے اپنے جگر کے ٹکڑے کو لَہولُہان دیکھا تو مارنے والے بچے کی والدہ کے پاس شکایت کرنے گئیں مگر کوئی دادرسی یا غمخواری نہ ہوئی۔ بچے کو ڈانٹ ڈپٹ کرنے یا سمجھانے کی بجائے شاید گھر سے ایسی شہ مِلی ہوئی تھی کہ اس نے بڑے بھائی کے سامنے امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی طرف اشارہ کرکے کہا: بھائی صاحب! میں نے ان کے دانت توڑے ہیں۔ اَلْعِیاذُ بِاللہِ تعالیٰ۔ (تذکرہ امیرِ اہلِ سنّت، قسط:3)

کچھ عرصہ پہلے مدنی مذاکرے میں یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے فرمایا کہ ”میں نے اس لڑکے کے بارے میں معلومات کیں تو پتا چلا دو یا تین سال پہلے اس کا انتقال ہو گیا ہے۔“ میرا (یعنی راقم الحروف کا) حُسنِ ظن ہے کہ امیرِ اہلِ سنّت نے اللہ پاک کی رِضا کے لئے اس لڑکے کو بھی معاف کر دیا ہو گا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنی اولاد کی سنّت کے مطابق تعلیم و تربیت کیجئے! جو بچّہ آج گھر کے باہر کسی پر ظلم و ستم یا بدتمیزی کا مظاہرہ کر رہا ہے اگر آج آپ نے اسے حکمتِ عملی اور پیار و محبت کے ساتھ نہ سمجھایا تو ہو سکتا ہے کل وہ گھر میں بھی یہ کام کرے اور پھر آپ سر پکڑ کر بیٹھ جائیں۔ بچّے کو بچپن ہی سے دوسروں کی عزت کرنا اور آپس میں پیار محبت سے رہنا سکھایئے۔ بچپن میں جو اَچھی بُری عادتیں بچوں میں پُختہ ہو جاتی ہیں وہ عمر بھر نہیں

www.dawateislami.net

چھوٹتیں، اس لیے والدین پر لازِم ہے کہ وہ بچوں کو بچپن ہی سے اچھی عادتیں سکھائیں اور بُری عادتوں سے بچائیں۔ جب بچہ کوئی اچھا کام کرے تو اس کی حوصلہ اَفزائی کریں، اگر کوئی بُرا کام کرے تو اس کی حوصلہ شکنی کریں اور مناسب اَنداز میں ڈانٹ ڈپٹ کریں تاکہ وہ آئندہ اس کام سے باز رہے مثلاً بچّے نے کسی کو مارا، گالی دی یا اسکول میں کسی بچے کی کوئی چیز چُرالی تو والدین کو چاہیے کہ وہ سختی سے اس کا نوٹس لیں تاکہ بچہ آئندہ کبھی ایسی حرکت نہ کرسکے۔ اگر ابھی بچے پر سختی نہ کی تو ہوسکتا ہے رَفتہ رَفتہ یہ مزید چوریاں کرتا چلا جائے اور خدانخواستہ معاشرے کا بدنام ڈاکو بن کر اُبھرے۔

پنسل کی چوری سے ڈکیتیوں تک کا سفر

کہتے ہیں: ایک خطرناک ڈاکو گرفتار کیا گیا تو اُس پر ڈکیتیوں اور قتل وغارت گریوں کی مختلف وارداتیں ثابت ہوئیں اور اُسے پھانسی کی سزا سنائی گئی۔ پھانسی کے وَقت اُس سے اُس کی آخِری خواہش پوچھی گئی تو اُس نے اپنی ماں سے مُلاقات کی خواہش ظاہر کی، اُس کی ماں کو بُلایا گیا، اپنی ماں کو دیکھتے ہی اُس نے ماں پر حملہ کیا اور مارنا شروع کردیا، عملے نے ماں کو ظالم بیٹے سے چُھڑا کر مرنے سے پہلے اس حَرَکت کا سبب پوچھا تو وہ بولا: مجھے پھانسی کے پھندے تک ماں نے ہی پہنچایا ہے، میں نے بچپن میں اسکول کے طالبِ علم کی پنسل چُرالی اور گھر لاکر ماں کو دکھائی تھی تو میری ماں نے مجھے اِس غَلَط کام سے نفرت نہ دِلائی بلکہ مُسکرا کر چُپ ہوگئی، میں سمجھا کہ میں نے کوئی اچّھا کام کیا ہے، میرا حوصلہ بڑھا اور میں چوریاں کرنے لگا، دل کُھل گیا تو میں نے ڈکیتیاں شُروع کردیں، اِسی لوٹ مار کے دَوران مجھ سے بعض قتل ہوئے اور میں **"خطرناک ڈاکو"** بن گیا آخِر پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہوکر آج اپنی ماں کی غَلَط تربیت کی بدولت چند ہی لمحوں کے بعد گلے میں پھانسی کا پھندا پہننے والا ہوں۔

www.dawateislami.net

چندے کا مسئلہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! چندہ لینے والے پر فَرض ہے کہ اِس کے ضَروری مسائل سیکھے۔ چندے کا اُصول یہ ہے کہ جس مَدّ (یعنی عنوان) میں وُصول کیا اُس کے علاوہ کسی اور مَدّ میں استِعمال کرنا گناہ ہے۔ (چندے کے بارے میں سوال جواب، ص20)

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ ارشاد فرماتے ہیں: **"میری ہر ذِمّے دار اسلامی بھائی کی خدمت میں عاجِزانہ التجا ہے کہ جس کو چندہ یا قربانی کی کھالیں وُصول کرنے کی اجازت دیں اُس کی شَرعی مسائل میں تربیت بھی فرمائیں۔"** فتاویٰ رضویہ اور بہارِ شریعت وغیرہ مُبارک کتابیں ان مسائل سے مالا مال ہیں ان کا مطالعہ کیا جائے۔ نیز یہی کتاب **"چندے کے بارے میں سوال جواب"** پڑھنے کی اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو سخت تاکید کیجئے، جو مسئلہ سمجھ میں نہ آئے اُسے اپنی اَٹکل سے حَل کرنے کی بھول کرنے کے بجائے عُلَمائے اہلِ سنّت سے رُجوع کیجئے۔ اگر دعوتِ اسلامی کا ہر ذیلی سَطح کا ذِمّے دار اسلامی بھائی (اور اسلامی بہن) اپنی اور اپنے ماتحتوں کی تربیت کا بیڑا اُٹھالے تو اِن شاءَ اللہ لاکھوں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تربیت ہو جائے گی۔ اِس سلسلے میں اوپر سطح کے ذِمّے داروں کو مل کر "مَدَنی تحریک" چلانی ہوگی۔ (چندے کے بارے میں سوال جواب، ص43)

آپ کی ترغیب کے لئے اِس کتاب کا QR کوڈ پیش کیا جاتا ہے، اس سے فری ڈاؤن لوڈ کرکے یہ کتاب پڑھی جاسکتی ہے، اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ دوسروں کو بھی شیئر کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

ٹِڈّی کی ٹانگ میں دھاگا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دوسرے کی چیز بغیر اِجازت استعمال کرنا شرعاً جائز نہیں۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ بچپن ہی سے ناپسندیدہ اور غیر شرعی کاموں سے بچتے تھے، آپ دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: میں نے بچپن میں دیکھا کہ بعض بچے اونٹ گاڑی یا گھوڑا گاڑی پر مالک کی اِجازت کے بغیر بیٹھ جاتے تو سواری کا مالک چابُک مارتا جس سے گِرنے کا خطرہ بھی ہوتا تھا۔ میں کبھی اونٹ گاڑی پر اجازت لے کر بیٹھ جاتا کیونکہ اونٹ گاڑی خالی جا رہی ہوتی تھی اور یوں میرا پیدل سفر نہ ہوتا اور وقت بچ جاتا۔ ایسے ہی بعض بچے ٹڈی (Grasshopper) کے گلے میں دھاگا باندھ کر اڑاتے تھے، جس سے وہ تڑپتی اور بچوں کو مزا آتا تھا اور کچھ بڑے لڑکے اس کی ٹانگ میں ڈوری ڈال کر بیچتے تھے جس کی وجہ سے اس کی ٹانگ ٹوٹ جاتی تھی۔ (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جولائی 2024، ص19)

جانور پر ظلم سے بچیں

ٹڈی ایک اُڑنے والا کیڑا ہے، یہ وہ حلال جانور ہے جو بغیر ذبح کے کھانا حلال ہے جیسا کہ مچھلی۔ یاد رکھئے! انسان نے ناحق کسی جانور کو مارا یا اسے بھوکا پیاسا رکھا تو قِیامت کے دن اس سے اسی کی مِثْل بدلہ لیا جائے گا جو اس نے جانور پر ظلم کیا یا اسے بھوکا رکھا۔ جانور پر ظلم کرنا سخت گناہ کا کام ہے اور مظلوم جانور کی بد دعا قبول ہوتی ہے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں: جانور پر ظلم کرنا انسان پر ظلم کرنے سے زیادہ گناہ ہے (مراٰۃ المناجیح، 161/5) کیونکہ انسان تو کسی سے اپنا دُکھ درد کہہ سکتا ہے، بے زبان جانور کس سے کہے؟ بلکہ اس کا تماشا بھی نہ دیکھا جائے کیونکہ محض حَظِّ نَفس (یعنی مزہ لینے) کی خاطر ایسے جانور کے گِرد گھیرا ڈالنا، اُس کے تڑپنے پھڑکنے سے لُطف اندوز ہونا، ہنسنا، قہقہے بلند کرنا اور اس کا تماشا بنانا سَراسَر غفلت کی علامت ہے۔ امیرِ اہلِ سنّت

www.dawateislami.net

دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ بچوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مَت کتّے بلی کو مارو تڑپیں گے بے چارے بچو!
کیڑوں کو بے کار نہ مارو اچھے بچو! پیارے بچو!
چیونٹی کو بے کار نہ مارو اچھے بچو! پیارے بچو!

(وسائلِ فردوس، ص48)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

رات کے بچے ہوئے کھانے کا حَل

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے بچپن میں گھر میں اگر رات کا کھانا بچ جاتا تو وہ فقیروں کو دے دیا جاتا تھا کیونکہ اُس وقت فریج تو کیا فریج کا نام نہیں سنا تھا لہٰذا بچا ہوا کھانا کہاں رکھا جاتا؟ بعض لوگ بچا ہوا کھانا گھر کے باہر کُھلے آسمان کے نیچے کسی کُھلی جگہ میں ہوا میں رسی وغیرہ کے ساتھ لٹکا دیتے یا لوہے کے بنے چھینکوں (یا پنجرے) میں رکھتے تاکہ ہوا لگتی رہے اور کھانا کل تک چل جائے، پھر جب فریج مُعاشرے میں عام ہوا تو لوگ بچے ہوئے کھانوں کو ان میں جمع کرنے لگے۔ (مدنی مذاکرہ:26 رَبیعُ الْاَوّل 1441، 23 نومبر 2019)

پاکستان میں فریج (ریفریجریٹر) کسی ایک خاص سال میں اچانک عام نہیں ہوا، بلکہ آہستہ آہستہ 1950 اور 1960 کی دہائیوں میں گھروں میں آنا شروع ہوا۔ ابتدا میں یہ زیادہ تر اِمپورٹڈ ہوتے تھے اور صرف بڑے شہروں اور خوشحال گھروں میں ملتے تھے۔ 1976 اور 1980 میں چند کمپنیوں نے پاکستان میں فریج کی مقامی پیداوار شروع کی جس سے فریج عام گھروں تک زیادہ پہنچنے لگا۔

بلیک اینڈ وائٹ ٹی وی کی نُحوست سے گھر گھر سینما گھر کا سفر

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے بچپن میں ریڈیو تھا پھر جب بلیک اینڈ وائٹ ٹی وی

www.dawateislami.net

کی نُحوست آئی تو بڑے بڑے میدانوں میں ٹی وی لگایا جاتا اور ٹکٹ خرید کر لوگ اس پر فلمیں دیکھنے جاتے، کچھ عرصے کے بعد ٹی وی رنگین ہو گیا مگر امیرِ اہلِ سنّت نے کبھی ٹی وی پر کبھی کوئی پروگرام دیکھا نہ سننے کے لئے کسی جگہ گئے، وقت کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ بُرائی میں اضافہ ہوتا چلا گیا، پھر اطلاع ملی کہ حکومت نے وی سی آر کے کئی ہزار لائسنس جاری کر دیئے ہیں، یوں فلموں نے گناہوں کا بازار گرم کیا اور اَب انٹرنیٹ، سمارٹ فون کے ذریعے ہر چیز وَن کلک پر ہے، گویا گھر گھر سینما کی بجائے ہر جیب میں ایسے آلات موجود ہیں کہ جو جو چاہے دیکھ اور سُن سکتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں ہمیشہ گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

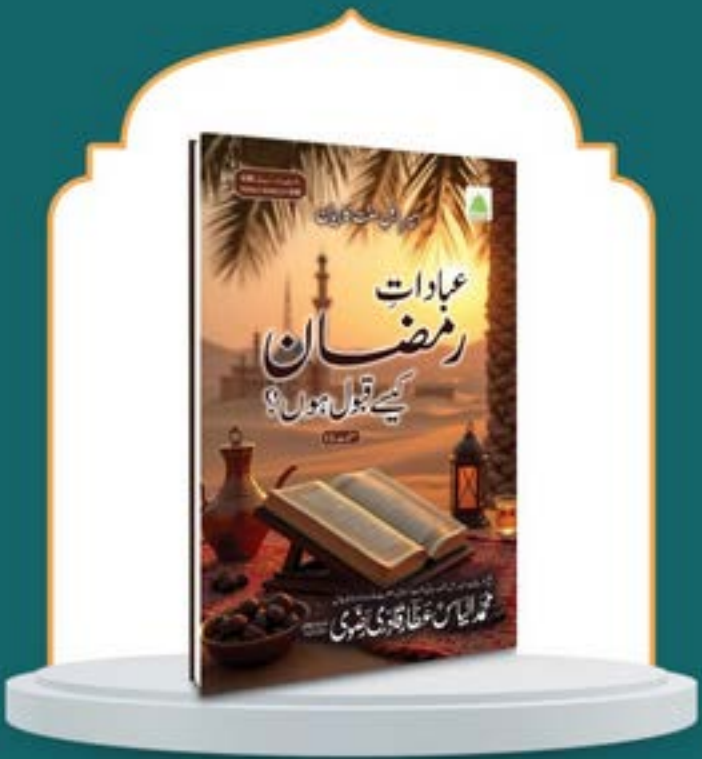
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

(جاری ہے۔۔۔)

اِن شاءَ اللہُ الکریم دوسری قسط بنام ”امیرِ اہلِ سنّت کے بچپن کے واقعات“ میں آپ پڑھیں گے: مرغی اور بے وقوف کبوتر کی انگریزی کہانی امیرِ اہلِ سنّت کی زبانی، ایک پہلوان کی عبرتناک موت، کسان کے گیارہ بیٹوں کا واقعہ اور عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلِ سنّت کو اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کا پہلا تعارُف سمیت دیگر واقعات۔۔۔۔۔۔۔۔

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net